علامة الدہر مولانا ہدایت اللہ خاں رامپوری
ثم جونپوری قدس سرہ العزیز
علامہ عبدالحکیم شرف قادری

علامۃ الدہر مولانا ہدایت اللہ خاں رامپوری ثم جونپوری قدس سرہٗ العزیز

اُستاذ الاساتذہ مولانا علامہ ہدایت اللہ خاں بن مولانا رفیع اللہ خاں قدس سرہما محلہ الف خاں، رامپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی وطن سوات[1] تھا۔ روہیلہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے[2] ابتدائی کتب والدِ ماجد سے پڑھیں۔ صرف و نحو کی تحصیل مولانا حافظ غلام علی سے کی اور میر زاہد تک معقولات کی تعلیم مولانا جلال الدین (م ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۵-۶ء) سے حاصل کی۔
جب خاتم الحکماء مولانا علامہ فضلِ حق خیر آبادی، رامپور تشریف لائے، تو اُن کے حلقۂ درس میں شریک ہو کر کسبِ کمال کیا۔ درسِ حدیث مولانا سیّد عالم علی نگینوی (م ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء) سے لیا۔ علامہ خیر آبادی کے شیدائی تھے، مختلف مقامات میں اُن کے ساتھ رہے اور جب علامہ محمد فضل حق خیر آبادی اسیر ہو کر انڈمان روانہ ہوئے، تو آپ مغموم و محزون رام پور میں تشریف لائے اور مدرسہ عالیہ میں درس دینا شروع کیا۔ ۱۲۸۷ھ/ ۷۰-۱۸۷۰ء میں مولوی حیدر حسین کے طلب کرنے پر جونپور تشریف لے گئے اور مدرسہ حنفیہ میں مفتی محمد یوسف فرنگی محلی لکھنوی کی جگہ صدر مدرس مقرر ہوئے اور تا حیات اسی مدرسہ میں علم و فضل کے خزانے لٹاتے رہے۔[3]
اپنے استاذِ محترم مولانا جلال الدین کے چھوٹے بھائی حضرت شاہ چھوٹے میاں قدس سرہٗ کے سلسلۂ عالیہ قادریہ میں مُرید تھے۔ وسیع الاخلاق، کریم النفس، طلبہ پر شفیق اور مسلکِ اہلِ سُنّت پر ثابت قدم تھے۔ ۱۳۰۰ھ/ ۸۳-۱۸۸۲ء میں مرشد آباد بنگال

---

[1] محمود احمد قادری، مولانا شاہ: تذکرہ علمائے اہلِ سُنّت، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۱ھ، ص ۲۶۱
[2] اقبال احمد، سیّد: تاریخ شیراز ہند، جونپور، مطبوعہ جونپور، ۱۹۶۳ء، ص ۷۸۹
[3] محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہلِ سُنّت، مطبوعہ کانپور، ص ۲۶۱
نیز: اقبال احمد، سیّد: تاریخ شیراز ہند، جونپور، ص ۷۹۰

میں مشہور غیر مقلد بہاری عالم عبدالعزیز رحیم آبادی کے مقابلہ میں مذہب حنفیہ کی حمایت فرمائی۔ ۱۳۱۸ھ/۱۔۱۹۰۰ء میں مجلس علمائے اہل سُنّت کے اجلاس میں شریک ہوئے جو ندوہ کی اصلاح کے لئے پٹنہ میں منعقد ہوا تھا۔ [1]

علم وفضل میں فقید المثال شخصیت تھے، بالخصوص معقولات وحکمت میں اپنی مثال آپ تھے۔ حکیم عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

انتهت اليه رياسة المنطق والحكمة [2]

"منطق وحکمت کی ریاست آپ پر ختم ہوگئی۔"

مولانا شاہ محمود احمد قادری لکھتے ہیں:

"آپ اُن علماء میں سے تھے، جن سے علم وفضل کو شرف حاصل ہوتا ہے۔" [3]

سید اقبال احمد لکھتے ہیں

"معقولات میں یگانۂ روزگار تھے اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اُن کے برابر کا کوئی عالم اس وقت نظر نہ آتا تھا۔" [4]

آپ کے تلامذہ کا احصاء بہت دشوار ہے۔ آپ سے ان اساطینِ علم وفضل نے اکتسابِ فیض کیا، جن کی برکاتِ علم آج بھی پاک وہند کے گوشہ گوشہ میں بروجہ اتم جلوہ گر ہیں۔ چند مشاہیر کے نام یہ ہیں:

صدر الشریعہ مولانا حکیم محمد امجد علی، فقیہ العصر مولانا یار محمد بندیالوی، رئیس العلماء علامہ سید سلیمان اشرف، سابق چیئرمین اسلامک اسٹڈیز مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، مولانا عبدالسلام نیازی دہلوی، مولانا حکیم سید برکات احمد ٹونکی، مولانا شیر علی صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ

---

[1] محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سُنّت، ص ۲۶۱

[2] عبدالحی لکھنوی، مؤرخ: نزہۃ الخواطر جلد ہشتم، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء، ص ۵۲

[3] محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سُنّت، ص ۲۶۱

[4] اقبال احمد، سید: تاریخ شیراز ہند، جونپور، ص ۲۸۹

حیدر آباد دکن، مولوی محمد ابراہیم بلیاوی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند[1]، مولانا عبدالاول جونپوری (مصنف مفید المفتی وغیرہ) مولانا عنایت حسین خاں جونپوری، مولانا محمد اسمٰعیل جونپوری، مولانا منصب علی جونپوری[2]، اور جبروت جونپوری[3] وغیرہ وغیرہ۔

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ہدایت اللہ جونپوری قدس سرہ بروز اتوار یکم رمضان المبارک ۲۷ ستمبر (۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء) اس دار فانی سے رخصت ہوئے اور حضرت قطب الاقطاب مولانا شیخ عبدالرشید جونپوری قدس سرہ، مصنف مناظرہ رشیدیہ (م ۱۰۸۳ھ/۱۶۷۲ء) کی درگاہ واقع رشید آباد میں دفن ہوئے۔ مصرعہ تاریخ وفات یہ ہے:

ع شد نہاں مہر اوج فلسفیات[4]

۱۳ ھ ۲۶

سید عبدالحکیم نقوی نے تاریخ وفات کہی:

مولوی ہدایت اللہ خاں	صاحب علم و زہد و عقل و شعور
چوں بماہ صیام رحلت کرد	از جہاں سوئے خلد، حور و قصور
بر دل دوستاں و شاگرداں	رنجش و کرب و غم نمودہ ظہور
داشت در جملہ علوم کمال	بود معقول او مگر مشہور

فکر تاریخ چوں نمودہ حکیم
گفت ہاتف کہ ہاں بگو "مغفور" ۱۳۲۶ھ [5]

---

[1] محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت ص ۲۶۲، ۲۶۴

[2] اقبال احمد، سید: تاریخ شیراز ہند، جونپور، ص ۸۲، ۷۹۴

[3] رشید احمد صدیقی، پروفیسر: گنج ہائے گراں مایہ، ص ۳۲

[4] محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت، ص ۶۲، ۲۶۱

[5] احمد علی خاں شوق: تذکرہ کاملان رامپور، طبع دہلی، ۱۹۲۹ء ص ۴۵۳

ضمیمہ باغی ہندوستان